مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، نکاح کیسے منعقد ہوتا ہے، اگر لڑکی کے اولیاء راضی ہوں تو نکاح کا کیا حکم ہے، کیا سیدہ لڑکی کا نکاح غیر سید لڑکے کے ساتھ منعقد ہو سکتا ہے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ دو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول کرنے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے، خواہ کفو میں ہو یا غیر کفو میں ہو، البتہ نکاح کے معاملہ میں کفو (زوجین کے درمیان مخصوص امور میں مساوات) کا لحاظ رکھنا بہتر ہے، تاکہ میاں بیوی کے درمیان توازن ہو اور ان کے تعلقات مستحکم اور پائیدار ہوں تاہم چونکہ حق کفائت عورت اور اس کے اولیا کا حق ہے، لہذا اگر اولیاء کسی مصلحت کی خاطر غیر کفو میں نکاح کرنے پر راضی ہوں تو غیر کفو میں بھی نکاح جائز ہے۔

صورت مسئولہ کے مطابق اگرچہ غیر سید سیدہ عورت کا کفو نہیں، لیکن اولیاء کی رضامندی سے سیدہ کا نکاح غیر سید کے ساتھ منعقد ہو جاتا ہے۔

ولو كان التزويج برضاهم يلزم حتى لا يكون لهم حق الاعتراض؛ لأن التزويج من المرأة تصرف من الأهل في محل هو خالص حقها، وهو نفسها، وامتناع اللزوم كان لحقهم المتعلق بالكفاءة، فإذا رضوا، فقد أسقطوا حق أنفسهم، وهم من أهل الإسقاط، والمحل قابل للسقوط، فيسقط.....وكذلك الأولياء لو زوجوها من غير كفء برضاها يلزم النكاح لما قلنا.(بدائع الصنائع، كتاب النكاح، فصل شرط كفاءةالزوج فى إنكاح المرأةالحرة، ٠٣/٥٧٤، دارالكتب العلمية).والله تعالٰى اعلم بالصواب

دار الافتاء
رقم الافتاء: 158/60
التاریخ: 20/9/23
الجامعۃ الاشرفیۃ

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور پاکستان

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۰۲/ربیع الاول/۱۴۴۵ھ

2023/09/19ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

20 ستمبر 2023

۳ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ